Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities 357
Vol 4 (3) July-Sept, 2018 pp.357-.383.
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. Email:editor@gjmsweb.com
Impact Factor value = 4.739 (SJIF).
DOI: https://orcid.org/0000-0001-5767-6229

STUDY OF THE ETHICS OF EATING AND DRESSING IN THE LIGHT OF QURAN-O-SUNNAH

"آدابِ طعام و لبا س" (قرآن وسنت کی روشنی میں)

کلثوم اختر[1]، ڈاکٹر محمد صدیق سیالوی[2] , پروفیسرڈاکٹر عبدالغفوراعوان[3]

ABSTRACT- *The objective of this research paper is to study the ethics of eating and dressing in the light of the teachings of Holy Quran-o-Sunnah. We thouroughly studied the life of Holy Prophet (MPBUH) and his sayings (Ahadis) about eating and dressing. The focus of the study was the personality, habits and way of living of the Holy Prophet, Muhammad so that the Muslim (men and women) can learn from it and transform their lives by following his instructions and precedents. The scope of this study is wide particularly in a situation when the Muslim you used to imitate western style of eating and dressing in order to show themselves modern. We conclude that the ultimate success in exting life and hereafter is in following the ethics practiced and suggested by the Holy Prophet, Muhammad (MPBUH).*

Key Words: *Ethics, Eating, Dressing, way of living, habits, western style.*

Types of Study: ***Original Research paper***
Paper received: 10.03.2018
Paper accepted: 06.06.2018
Online published: 01.07.2018

---

1. M.Phil Scholar, Department of Islamic, Institute of Southern Punjab,Multan. kalsoomakhter110@gmail.com.
2. Head of Department, Department of Islamic Studies, Institute of SouthernPunjab. Multan. Cell #+923027392082.
3. Dean, Institute of Southern Punjab,Multan.ghafoor70@yahoo.com

تعارف:

عصرِ حاضر میں ہمارے معاشرے کو جن چیلنجزکا سامنا ہے ان سب کا احاطہ توشاہد ممکن نہ ہو مگر موضوع کی مناسبت سے ہم ان رسومات کا ذکر ضرورکریں گے جن کی وجہ سے معاشرتی بگار پیدا ہو گیا ہے ۔ مثلاًشادی بیاہ کے موقع پرکھانا پیش کرنے کے لیے اسٹال لگا دئیے جاتے ہیں جہاںکھڑے ہو کر کھاناتناول کرنا ہمارے پڑھے لکھے معاشرے کافیشن تصوّرکیا جاتا ہے ۔ یہی نہیں بلکہ کھانے کی پلیٹ میں تھوڑا سا کھانا بچا کر رکھنا اور پینے کے مشروبات کو بھی برتن میں تھوڑا سا بچا کر رکھنا مہذبانہ آداب سمجھے جاتے ہیں جبکہ یہ تمام امور اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں ۔

اسی طرح آج کل عورتوں میں لباس پہننے کا جو فیشن عام ہے اس نے ہمیں فحاشی اور عریانی کے دہانے پر لا کھڑا کیاہے ۔ عورتوں میں باریک کپڑوں کا لباس پہننا خاص کر دوبٹے ، چاہے سر پر رکھے ہوں یا گلے میں ڈالے ہوں ، ہاف بازوقمیص ، ٹخنوں سے اوپر پائینچہ ، ٹائیٹس وغیرہ کا استعمال اور بے پردگی شامل ہے ۔ جن کا مقصد معاشرے میں بے حیائی ، فحاشی ، عریانی اور فتنہ و فساد پھیلانے کے سوا کچھ نہیں ۔ ہمارے معاشرے میں ان غیر اسلامی ر سومات نے اتنا نفوزاختیار کر لیا ہے کہ ان کو آج کے فیشن کا عین جز سمجھا جانے لگا ہے اور لوگ اس شعور سے عاری ہوتے جا رہے ہیںکہ یہ رسومات کن کی ہیں ؟

اس ضمن میں میر ا مقصد آدابِ طعام و لباس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات مبارک اور آپ ؐ کی سنت مبارک کو مجموعی طور پر بیان کرنا ہے تاکہ ان احکامات پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا و آخرت میں بھلائی حاصل کر سکیں۔ اسلام انسان کو ر ہنے سہنے، اٹھنے بیٹھنے ، کھانے پینے اور لباس پہننے کے آداب سکھاتا ہے۔ ان آداب کو اپنی زندگیوں کا شعاربنانے کے لیے حضرت محمد ؐ کے ارشاداتِ مبارک اور طرزِ عمل کی پیروی ہر مسلمان پر لازم ہے ۔

آدابِ طعام و لباس کی اسلامی تعلیمات مندرجہ ذیل ہیں

1 ۔ آدابِ طعام کے لغوی و اصطلاحی معنی

لفظ " طعام " (طا۔عام) کے لغوی معنی کھا نا، بھوجن اور غذا کے ہیں (1)

اصطلاحی معنی میں " طعام " ایسے کھانے کو کہتے ہیں جسے کھا کر انسان کی حیات قائم رہے ، اور وہ کھڑےہو کر نماز پڑھ سکے اور آ سانی سے روزے رکھ سکے ۔ بشرطیکہ حلال رزق کھایا ہو ۔ (2)

2. آدابِ طعام کا مفہو

طعام " غذا (خوراک) کو کہتے ہیں ا ور غذا میں کھانے پینے کی وہ تمام اشیاء شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ نےہمارے لیے حلال کی ہیں اور زندہ رہنے کے لیے اللّٰہتعالیٰ کی عطا کردہ حلال چیزیں کھانا فرض ہے۔

'کھانے پینے کی چیزیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے ان کو کھانے کا حکم ہے ۔ مگر ساتھ ہی اسراف کی ممانعت بھی فرمائی ہے ۔ ' (۳)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(كُلُوْا وَا شْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ، اِنَّہ' لَا يُحِبُّ ا لْمُسْرِ فِيْنَ (٤)

ترجمہ: "کھاؤ اور پیو اور اسراف (بلا ضرورت کھانا پینا) نہ کرو کیو نکہ ا اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسندنہیں فرماتا ۔"

۳. آدابِ طعام کے مقاصد

(۱). طعام راہِ عبادت

'راہِ عبادت بھی عبادت کا ہی حصّہ ہے لہٰذ اکھانا پینا راہِ دین پر چلنے کی ضرورت میں شامل ہے ۔'

(۵)

(۲). عبادت اعمال صالح کا صدور

چنا نچہ ارشادِ پاک ہے

(يٰٓاَ يُّهَا الرُّ سُلُ كُلُوْ ا مِنْ طَيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْ ا صَا لِحاَ) (٦)

ترجمہ: " اے میرے رسولانِ کریم ! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل بجا لا ؤ ۔ "

مطلب حلال غذ ا کا عمل صالح میں بڑا دخل ہے ۔ اور جب غذا حلال ہوتی ہے تو نیک اعمال کی توفیق خو د بخود ہو جاتی ہے اور اگر غذا حرام ہو تو نیک اعمال کرنے کا ارادہ کرنے کے باوجود بھی اس میں مشکلات حائل ہو جاتی ہیں ۔ جب انبیاءکرامؑ کو حلال رزق کھانے کی ہدایت فرمائی ہے ، جنھیں اللہ تعالیٰ نے معصوم بنایا ہے تو اُن کی امت کے لوگوں کے لیےیہحکم زیادہ قابلِ اہتمام ہے اور مقصد بھی اُمتوں ہی کو اس حکم پر چلانا ہے ۔' (۷)

(۳) دعاؤں کی قبولیت:

حلا ل کھانے سے ایک نور پیدا ہوتا ہے ۔ عبادت میں دل لگتا ہے اور گناہ سے دل گھبراتاہے ۔ دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں(۸)

اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے :

(يٰاَيُّهَاا لنَّاسُ كُلُوْ مِمَّا فِي ا لْاَرْ ضِ حَلٰلاَ طَيِّباَ) (۹)

ترجمہ: " لوگو ! کھاؤ ان چیزوں سے جو زمین میں حلال پاکیزہ ہیں۔"

(٤)االله تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا لانا

االله تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں اور ان میں سے ایک نعمت کھانا پینا بھی ہے ۔ لہٰذا انسان کا حق بنتا ہے کہ وہ االله تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا ہمیشہ شکر اداکرتا رہے ۔

:اس بارے میں االله تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰ مَنُوْ ا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَ قْنٰکُمْ وَ اشْکُرُ وْ اللهِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ) (10)

ترجمہ: " اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاکیزہ (حلال) چیزیں اور االله کا شکر ا دا کرتے رہو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو ۔"

رسول االله ؐنے بھی االله تعالیٰ کے عطا کرد ہ رزق پر شکر بجا لانے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا :

*** اِنَّ ا للہ لَیَرْ ضَی عَنْ الْعَبْد اَنْ یَاْ کُلَ الْاَکْلَۃَ اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہُ عَلَیْھَا *** (۱۱)

ترجمہ: " االله تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو کسی چیز کے کھانے یا پینے کے بعد االله تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔"

٤ ۔ آدابِ طعام کی اقسام : (شرعی اعتبار سے)

1. **فرض**: اتنا کھائے کہ جس سے حیات قائم رہے اور نماز اور تراویح پڑھ سکے اور روزے رکھ سکے تو اتنا کھانا فرض ہے
2. **مباح** : ضرورت سے زیادہ سیر ہو کر کھائے تاکہ نفلی عبادات کو ادا کرنے اور محنت مزدو ری کرکے رزقِ کماسکے
3. **مکروہ** :اتنا زیادہ کھا ئے حتیٰ کہ اس کا بدن بھاری ہو جائے اور نیند زیادہ آئے۔
4. **حرام** :اتنا زیادہ کھائے حتیٰ کہ زیادہ کھانے کی وجہ سے ا س کے جسم کو ضرر ہو اور اس کو پیٹ کی بیماریاں ہوں ۔ (۱۲)

٥۔لباس کے لغو ی و اصطلاحی معنی

لفظ " لباس " کے لغوی معنی..١۔ پوشاک ، جامہ ، کپڑا اور ٢۔ روپ ، شکل ا ور بھیس کے ہیں ۔ (۱۳)۔

'اصطلاح میں " لباس " دو طرح کا ہے ۔ ا یک ظاہری لباس جو انسان کے قابلِ شرم اعضاء کے لیے پردہ ، سردی گرمی سے بچنے اور زینت حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے ۔ اور د و سرا معنوی (باطنی) لباس ، عمل صالح اور خوفِ خُداکا ہے ۔ جو انسان کے اخلاقی عیوب ا و ر کمزوریوں کا پردہ ہے اور دائمی تکلیفوں اور مصیبتونسے نجات کا ذریعہ ہے اورمعنوی لباس ہی االله تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر لباس ہے ۔' (١٤)

٦۔ آدابِ لباس کا مفہوم

ظاہری لباس کا اصل مقصد خوفِ خُدا اور تقوٰی حاصل کرنا ہے۔ ا ور اس مقصد کو حاصل کر نے کے لیے انسان کا لباس اس طرح کا ہونا چاہیے کہ...... لباس میں پوری ستر پوشی ہو، باریک نہ ہو کہ جس سے جسم یا بال نظر آئیں، چست تنگ) نہ ہو کہ جس سے جسم کا حُجم ظاہر ہو، فخر و تکبر کا انداز نہ ہو بلکہ تواضع کے آثار ہوں ، بے جا اسراف نہ ہو بلکہ ضرورت کے موافق کپڑا استعمال کریں، مخالف جنس کی مشابہت اختیار نہ کریں اور نہ ہی کسی دوسری قوم یا مذہب سے مشابہت اختیار کی جائے ۔ اس کے ساتھ ہی اخلاق و اعمال بھی اچھے ہونجو کہ لباس کا اصل مقصد ہے۔ ' (۱۵)

۷۔ آدابِ لباس کے مقاصد

(1) ۔ستر پوشی:

قرآنِ مجیدکی روسے لباس کا سب سے پہلا اور بنیادی مقصد ستر پوشی ہے۔ ' شریعت نے ستر پوشی کا اس قدر اہتمام کیا ہے کہ ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض ہی ستر پوشی کو قرار دیا نماز ، روزہ وغیرہ سب اس کے بعد ہیں۔ ' (۱٦)

(2) زینت و آرائش

لباس کا دوسرا بڑا مقصد زینت و آرائش حاصل کرنا ہے ۔

اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا: **(وَ رِ يْشاَ ً) (۱۷)**

ترجمہ: " اور لباس باعثِ زینت بھی ہے ۔"

'مراد یہ ہے کہ ستر چھپانے کے لیے تو صرف مختصر سا لباس کافی ہوتا ہے مگر ہم نے تمہیں اس سے زیادہ لباس اس لیے عطاکیا تاکہ تم اس کے ذریعے زینت و جمال حاصل کر سکو ۔ اور اپنی ہئیت کو شائستہ بنا سکو ۔ ' (۱۸)

(3)۔ سردی گرمی سے بچاؤ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لباس کا ایک مقصد یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ لباس سردی گرمی سے بچاتاہے۔

ارشادِ پاک ہے:

(وَّ جَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ اَ لْحَرَّ) (۱۹)

ترجمہ : " اور تمہارے لیے کچھ پہناوے بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچا ئے۔"

یعنی لباس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اسے گرمی اور سردی کی مناسبت سے تیار کر کے اپنی حفاظت کی جائے۔

(٤)۔ تقوٰی و پر ہیز گاری :

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(وَ لِبَاسُ التَّقْوٰ ی ، ذٰلِکَ خَیْرٌ) (۲۰) ترجمہ: " اور لباس پرہیز گاری کا ، وہ سب سے بہتر ہے ۔ "

'لباسِ تقوٰ ی (پرہیز گاری) سے مراد عمل صالح اور خُوفِ خُدا ہے ۔ ' (۲۱)

(۸)۔ آدابِ لباس کی اقسام

لباس کی ابتداً دو اقسام ہیں...... ۱۔ ظاہری لباس ۲۔ معنوی (باطنی) لباس (لباسِ تقوٰی

(ظاہر ی لباس کی اقسام: (شرعی اعتبار سے)

1. **فرض :** مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک او ر عورت کے لیے نا محرم سے سارے جسم کو ڈھانپنا فرض ہے۔
2. **مستحب :** اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو نیز نعمتِ خُد ا وندی کا اظہار ہو ، مستحب ہے ۔
   مباح : خاص مواقع پر مثلاً جمعہ و عیدین پر عمدہ لباس زیب تن کرنا مباح ہے ۔
3. **حرام :** غرور و تکبر سے جو بھی کپڑے پہنے جائیں گے ممنوع ہوں گے چاہے کیسے بھی ہوں ،یہ صفت مردود ہے۔(۲۲)

(۹)۔ آدابِ لباس کے خصا ئص

1. ستر پوشی کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو
2. زینت و جمال کی ترجمانی کرتا ہو ۔
3. مخالف جنس یاکسی دوسرے مذہب یا قوم کی مشابہت سے پاک ہو ۔
4. لباس حیثیت کے مطابق ہو اور بخل ، کنجوسی اور اسراف کی آمیزش سے پاک ہو ۔
5. لباس صاف ستھرا ہو ۔

(10)۔آدابِ طعام کے معاشرتی احکام

'آدابِ طعام کے سلسلہ میں طعام چار طریقوں سے کھایا جاتا ہے ۔ (۱)۔ اکیلے کھاناکھانے کے آداب (2) مِل جُل کر کھانے کے آداب(۳)۔ مہمان نوازی کے آداب (٤)۔ خصوصی دعوت/ ضیافت کے آداب ۔ ' (۲۳)

(2) مِل جُل کر کھانے کے آداب

کسی بزرگ کی موجودگی میں خود کھانے کی ابتداء نہ کریں ، کھاتے وقت بالکل خاموشی اختیار نہ کی جائے بلکہ اچھی اور نیک باتیں کی جائیں ، دوسروں سے زیادہ کھانے کی کوشش نہ کریں ، کھاتے وقت تکلّف اختیار نہ کریں بلکہ جتنا دل کرے اتنا کھائیں ، نگاہ اپنے کھانے پر رکھیں اور کھانے کے دوران کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے دوسروں کو کراہت محسوس ہو، لوگوں کے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ نہ روکیں بلکہ ان کے ساتھ ساتھ آخر تک کھائیں ، آخر میں منہ ہاتھ دھونے میں احتیاط برتیں کہ کسی پہ پانی کے چھینٹے نہ پڑیں۔

(3) مہمان نوازی کے آداب :

مہمان نوازی کے آداب میں مندرجہ ذیل دو آداب شامل ہیں: ۱۔ مہمان کے آ داب ۲۔ میزبان کے آداب

(3.1) مہمان کے آ داب

کسی کے گھر صرف کھانا کھانے کی نیت سے نہ جائیں مگر دوستوں کے گھر سے بلا تکلف کھا لینے میں کوئی حرج نہیں اورمیزبان سے اپنی پسند کی فرمائش نہیں کرنی چاہیے۔

(3.2) **میزبان کے آداب**

میزبان کو چاہیے کہ وہ مہمان کی عزت افزائی کرے ، مہمان نوازی میں تکلف میں نہ پڑے ہاں اگر اچھی اور نیک نیت کےساتھ مہمان کی کھانے کی فرمائش پوری کرتا ہے تو یہ باعثِ اجر و ثواب ہے ۔ مہمان سے یہ نہیں پوچھنا چاہیے کہ کیا آپ کھانا کھائیں گی؟ بلکہ جو کچھ میسر آئے پیش کر دینا چاہیے

(4) خصوصی دعوت/ ضیافت کے آداب:

ضیافت کے آداب میں دعوت دینے کے آداب ، دعوت قبول کرنے کے آدا ب ، د عوت پر جانے کے آداب ، دعوت پر کھانا کھانے کے آداب ، اور دعوت سے واپسی کے آداب وغیرہ شامل ہیں ۔

(4.1) **دعوت دینے کے آداب:**

اپنی کسی بھی تقریب میں اپنے تمام عزیز و اقارب کو دعوت میں شامل کریں، نیک اور پرہیزگار لوگوں کو دعوت دیں، دوسروں پر برتری اور اظہارِفخر کی نیت سے دعوت نہ دیں ، جو لوگ آپ کی دعوت قبول نہ کرتے ہونان کو دعوت نہ دیناورجن لوگوں کو آپ پسند نہیں کرتے ان لوگوں کو بھی دعوت نہ دیں ۔ لیکن غریبوں اور مسکینوں کو بھی دعوت میں ضرورشامل کریں۔

اس سلسلے میں آپ ؐ نے فرمایا:

*** شَرُّ ا طَّعَامِ طَعَامُ الْوَ لِيْمَ ِةِ يُدْعَي لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِيْنَ*** **(24)**

ترجمہ: " سب سے بُرا کھانا ایسے ولیمہ کا ہے جس میں فقط اغنیاء کو دعوت دی جائے او ر مساکین کو چھوڑ دیا جائے ۔"

4-2) **دعوت قبول کرنے کے آدا ب :**

دعوت دینے والے کے گھر کا فاصلہ دیکھے بغیر دعوت قبول کرنی چاہیے ، اگر دو دعوت دینے والے ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو اس کی دعوت قبول کی جائے جس کاگھر پاس ہو یا پھر اس کی جس نے پہلے دعوت دی ہو ، چھ نیتوں کے ساتھ دعوت قبو ل کرنی چاہیے یہ کہ میرا یہ عمل اللہ تعالیٰ اور حضور ِ اکرم ؐ کی اطاعت ہو گا اور اپنے مسلمان بھائی سے ملنے کا موقع ، اسکی خوشی اور محبت بڑھانے کا ذریعہ اور تکبر جیسے خطاب سے بچنے کا ذریعہ بھی ہو ۔ اگر دعوت میں ایسے اموردیکھنے میں آئیں جو کہ خلافِ شریعہ ہوں تو دعوت مسترد کی جا سکتی ہے جیسے کہ فرش ریشم کا ہو، برتن سونے چاندی

کےہوں، گانا بجانا ہو رہا ہو ، عورتیں بے پردہ پھر رہی ہوں اور دیواروں پر تصویریں لگی ہوں وغیرہ ۔
اس کے علاوہ روزے میں بھی دعوت قبول کر لینی چاہیے ۔
امیر غریب سب لوگوں کی دعوت قبول کی جائے اس بارے میں آپ ؐنے فرمایا:

*** مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَ رَ سُوْ لَهُ* (25)**

ترجمہ: " جسے دعوت دی گئی ا ور اس نے قبول نہ کیا تو اس نے اللہ اور اس کے ر سول معظم ؐکی نافرمانی کی ۔"

(4 .2) دعوت پر جانے کے آداب

دعوت پر وقت پر پہنچنا چاہیے ، عمدہ جگہ پر بیٹھنا چاہیے ، جب کھانا لایا جا رہا ہو تو اس کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔ ' (٢٦)

(4-4) کھانا پیش کرنے کے آداب:

کھانا لگانے میں جلدی کرنی چاہیے ، پہلے فروٹ و میوہ جات اور پھر بعد میں کھانا دیا جائے ، جب تک مہمان کھانے سے فارغ نہ ہو جائیں اس وقت تک دسترخوان نہ اٹھایا جائے ، اگر مہمان رات گزارنا چاہتا ہے تو اس کو سمتِ کعبہ کے ساتھ ساتھ باتھ روم کا راستہ بھی بتانا چاہیے ۔ ' (٢٧)

(٤.5). دعوت سے واپسی کے آداب:

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد میزبان کے لیے دعا کرنی چاہیے ، ضیافت تین دن تک ہے تین دن سے زیادہ کسی کے گھر نہ ٹھہریں اور جتنے دن ٹھہریں میزبان کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے، گھر کے لیے کھانا باندھ کر لے جانا جائز نہیں ہے ہاں اگر میزبان خود ہی اپنی خوش سے گھر کے لیے دے تو پھر جائز ہے ، میزبان کو چاہیے کہ وہ مہمان کوگھر کے دروازے تک الوداع کہنے کے لیے جائے ۔

١١۔ آدابِ لباس کے معاشرتی احکام

آدابِ لباس کے سلسلہ میں معاشرتی احکاما ت مندرجہ ذیل ہیں ۔

(1).لباس میں ستر پوشی کے اہتمام کا حکم:

ایسے لباس کا اہتمام کیا جائے جو ستر پوشی کے تقاضے پورے کرتا ہو۔

(1. ا)اعضائے ستر:

'شریعتِ اسلامیہ میں مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک اور عورت کے لیے نامحرم سے سارے جسم کو ڈھانپنا فرض ہے ۔ ' (٢٨)

(١. ٢) لباس میں عورتوں کے لئے ستر پوشی / پردہ کا حکم:

شریعتِ اسلامیہ میں عورت کے لیے نا محرم سے سارے جسم کو ڈھانپنا فرض ہے ۔ کیونکہ پردے کا اصل مقصد ہی فتنوں کی روک تھام ہے اور چہرہ اور نظر اس کی جڑ ہے۔ اس لیے چہرے کو پردہ میں ہونا چاہیے ۔' (۲۹)

اللہ تعالیٰ کا قرآنِ مجید میں ارشادِ پاک ہے:

وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْ تِكُنَّ وَلَتَبَرَّ جْنَ تَبَرُّجَ الْجَا هِلِيَّةِ الْأُوْلٰي (۳۰)

ترجمہ: " اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو اگلی جہالت کی بے پردگی کی طرح ۔ "

اگلی جہالت سے مراد اسلام کی آمد سے پہلے کا زمانہ مراد ہے جب عورتیں اپنے گھروں سے اتراتی ہوئی نکلاکرتی تھیں ۔ اپنی زیب و زینت کا اظہار کرتی تھیں۔ اور ایسے لباس پہنتی تھیں جس سے جسم اچھی طرح نہیں چھپتا تھا ۔

اللہ تعالیٰ نے سب بے ہودگیوں سے منع فرمایا ہے ۔' (۳۱)

(3.۱) ۔ ازواجِ مطہرات کا صحابہ کرام ؓ سے پردہ :

ازواجِ مطہرات ؓ بھی باوجود اس کے کہ وہ امت کی مائیں ہیں ، مگر پھر بھی تمام صحابہ کرام ؓ سے پردہ کرتی تھیں۔آپ ؐ کا حضرت صفیہ ؓ کے ساتھ نکاح کے موقع پر ' صحابہ کرام ؓ میں یہ بات عام معروف تھی کہ آزاد عورت کے لیے پردہ کرنا لازم ہے اور یہ کہ اگر آنحضرت ؐ نے حضرت صفیہ ؓ کو پردہ میں رکھا تو وہ آپ ؐ کی زوجہ محترمہ ہو نگی ورنہ باندی ، اور جب ان پر پردہ گرایا گیا توسب سمجھ گئے کہ یہ آپ ؐ کی زوجہ محترمہ ہیں ۔' (۳۲)

(4.۱)۔ صحابیات ؓ کا پردے کا اہتمام:

احکامِ حجاب کے نزول کے بعد صحابیات ؓ بھی پردے کا بہت اہتمام کیا کرتی تھیں ۔ حتیٰ کہ آپ ؐ کے سامنے بھی بے حجاب نہیں آتی تھیں۔ کوئی مسئلہ پوچھنا ہوتا یا کوئی چیز لینی دینی ہوتی تب بھی پردہ کے پیچھے سے ہیبات کرتی تھیں ۔ ' (۳۳)

(5.۱) بیعت کے وقت پردہ کا اہتمام:

'خود حضور ؐ بھی نا محرم عورتوں سے پردے کے احکام کالحاظ کرتے تھے ، آپ ؐ جس طرح مردوں سے بیعت لیا کرتے تھے ، اسی طرح عورتیں بھی آپ ؐ سے بیعت کیا کرتی تھیں ۔ مردوں کو آپ ؐ ہاتھ میں ہاتھ لے کر بیعت فرماتے تھے ، مگر عورتوں کو پردے کے پیچھے سے بغیر ہاتھ میں ہاتھ لیے بیعت فرماتے تھے ۔ کیونکہ غیر محرم کو جس طرح دیکھنا جائز نہیں ہے اسی طرح مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ ' (۳٤)

(۲)۔ دوسروں کی مشابہت سے اجتناب کا حکم:

مخالف جنس ایک دوسرے کی چال ، گفتار ، لباس میں مشابہت اختیار نہ کریں اور نہ کسی دوسرے مذہب یا قوم کی۔

ارشادِ نبوی ؐ ہے

*** مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ*** (۳۵)

ترجمہ: " جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ ان میں سے ہو گا ۔"

(۳)۔ لباس میں عیش و عشرت سے اجتناب کا حکم:

معاشرے کو دکھانے کی خاطر یا ویسے ہی عیش و عشرت کے لباس سے منع فرمایا گیا ہے ۔ ارشادِ پاک ہے:

*** اِنَّ رسُوْ لَ اللهِ ؐ کَا نَ یَنْهَانَا عَنْ کَثِیْرٍ مِنْ الْاِ رْفَاهِ * (۳٦)**

ترجمہ: " بے شک رسول اللہ ؐ ہمیں کثرتِ عیش سے منع فرماتے تھے ۔ '

(٤)۔ لباس میں شہرت، اسراف اور تکبر سے اجتناب کا حکم:

لباس میں شہرت ، اسراف اور تکبرسے نہ صرف بچنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے لباس جیسی خوبصورت نعمت کو سنت کے مطابق استعمال کرناچاہیے ۔ اس سلسلے میں نبی کریم ؐ کا ارشادِ پا ک ہے:

مَنْ لَّبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَّوْ مَ القِيَامَةِ ثُمَّ اَلْهَبَ فِيْهِ نَاراَ(37)

ترجمہ: " جو شخص دنیا میں مشہور ہونے کے لیے شہرت کا لباس پہنے گا ۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلت کا لباس پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا ۔"

(٥) ۔سفید لباس پہننے اور اس میں اپنے مُردوں کو دفنانے کا حکم:

آپ ؐ نے سفید کپڑے پہننے اوراس میں اپنے مُردوں کو دفنانے کی تاکید فرمائی ہے ۔ارشادِ پاک ہے:

*** اَلْبِسُوْ مِنْ ثِيَابِكُمْ الْبَيَاضَ ، فَاِ نَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ ، وَ كَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ * (۳۸)**

ترجمہ: " سفید کپڑے پہنا کرو ، کیونکہ وہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین ہیں، اور اپنے مُردوں کو سفید کپڑوں کا کفن پہنایا کر و ۔ "

(٦)۔ مسجد میں جانے کے لیے زینت اختیار کرنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ کا قرآنِ پاک میں ارشادِ پاک ہے:

(يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (۳۹

ترجمہ: " اے آدم کی اولاد ! اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ ۔"

سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیبت کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہو کیونکہ نماز میں ر ب سے مناجات ہے تو اس کے لیے زینت اختیار کرنا ، عطر لگانا مستحب ہے ۔ ' (٤٠)

(۷) ۔ جمعہ و عیدین ، شادی بیاہ اور مجمع سے ملاقات کے موقع پر لباس کا حکم :

ہمارے ایسے اہم مواقع جن پر خود کو سنوارنا باعثِ ثواب ہے مثلاً عیدین ، جمعہ کے دن وغیرہ۔ اس کے علاوہ مہمانوں سے ملاقات اور شادی بیاہ و غیرہ کے مواقع پر بھی بننا سنورنا چاہیے ۔

(۸)۔ کسی دوسرے مسلمان کو کپڑا صدقہ کر دینے کاحکم:

اپنے پرانے یا ضرورت سے زائد کپڑوں کو غریبوں اور مسکینوں کو صدقہ کر دینا باعثِ اجرو ثواب ہے۔

۱۲ ۔ آدابِ طعا م و لباس کی ضرورت و اہمیت:

انسانی ضروریات تو بے شمار ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بنیادی ضروریات کا اعلان حضرت آد م ؑکی پیدائش کے وقت ہی ان الفاظ میں فرما دیا تھا ۔ ارشادِ باری تعا لیٰ ہے:

اِنَّ لَکَ اَ لَّا تَجُوْعَ فِیْھَا وَلَا تَعْرٰی ہ وَ اَ نَّک لا َ تَظْمَوُا فِیْھَا وَ لَا تَضْحٰي (41)

ترجمہ: '' بلا شبہ یہ تمہا ر ا حق ہے کہ تم یہاں نہ بھوکے رہو اور نہ ننگے اور یہ کہ تم نہ پیاسے رہو اور نہ دھوپ کی تپش اٹھاؤ ۔"

یعنی انسان کے کم از کم بنیادی حقوق و ضروریات چار ہیں: روٹی ، کپڑا ، پانی اورمکان وغیرہ ، اور ساتھ ہی ان ضروریات کوصحیح طریقہ سے استعمال کرنے کے طریقے بھی بتا دیئے ہیں۔ جن پہ عمل کرنے سے ثواب اور نہ کرنے سے گناہ ملتا ہے۔ آ دابِ طعام کی ضرورت و اہمیت کو ہم تین شعبوں میں تقسیم کر سکتے ہیں مذہبی ، معاشرتی اور معاشی ضرورت ۔

(1)۔ مذہبی ضرورت:

بطور مسلمان ہم سب کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا مذہب کس طرح کے کھانے پینے کی اجازت دیتا ہے ؟ کیا کھانا پیناچاہیے ؟

کس حد تک کھانا پینا چاہیے ؟ کیسے کھا نا پینا چاہیے ؟ آ دابِ طعام کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اصولوں کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔

(1.۱)۔ زندہ رہنے کے لیے کھانا پینا فرض ہے :

اسلام نے زندگی کو قائم رکھنے کے لیے کھانا پینا فرض قرار دیا ہے اور اتنی مقدار میں کھانا کہ وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکےاور آسانی سے روزے رکھ سکے تو یہ باعثِ اجر ہے ۔

(۲ .۱)۔ عبادت کر نے کے لیے کھا ناپینا بھی عبادت ہے :

'جب انسان کھانا کھاتے وقت یہ نیت کرے گا کہ اسے اس کے رزق سے علم و عمل کی قدرت اور راہِ آخرت پر چلنے کے لیے طاقت میسر آئے گی تو اس کا کھانا بھی عبادت بن جائے گا ۔' (۴۲)

(3.۱)۔ پاکیزہ اور حلال رزق کے بغیر نیک اعمال کا صدورمحال ہے

قرآ ن ِ مجید میں ارشاد ِ پاک ہے

یٰاَ یُّھَاالَّذِیْنَ اٰ مَنُوْ کُلُوْ ا مِن طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ وَ اشْکُرُو اللہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّا ہُ تَعْبُدُوْنَ (۴۳)

ترجمہ: " اے ایمان والو ! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاکیز ہ (حلال) چیزیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔" (پاکیزہ اور حلال رزق کھانے والے شخص کی عبادات قبول ہوتی ہیں اور دعائیں بھی ۔اور نیک اعمال کرنے میں مصروف رہتا ہے)

(4.۱). قابلِ کراہت غذا سے پرہیز کیا جائے:

ایسی غذاکہ جس کے کھانے سے منہ میں بو پیدا ہو جائے نہیں کھانی چاہیے کہ اس سے دوسروں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ جیسا کہ آپ ؐنے کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے

(۲). معاشرتی ضرورت:

اسلامی تعلیمات میں ہمیں جہاں مل جُل رہنے کا درس ملتا ہے وہاں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے کا حکم بھی ہے ۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حقوق ....

(1.۲). آدابِ طعام کے سلسلہ میں پڑوسی کا حق :

مسلمان بھائیوں کا آپس میں محبت کو تقویت دینے کی بنا پر تحفے تحائف دینا ، ان کی دعوت کرنا ، اپنی خوشی غمی میں شریک کرناوغیرہ سب اسلامی آداب میں شامل ہیں ۔ ا س کے علاوہ عام زندگی میں بھی آدابِ طعام کے سلسلہ میں پڑو سیوں کے حقوق کو ملحوظِ خاطر رکھنے کا حکم دیا گیا ہےکہ اگر گوشت وغیرہ بنائیں تو شوربہ زیادہ رکھیں اور اپنے ہمسائیوں کو بھی دیں۔

(2.۲) معاشرتی بیماریوں کا علاج بذریعہ آدابِ طعام :

آج کا معاشرہ جن طبعی بیماریوں کا شکار ہے ۔ ا ن میں سے بہت سی بیماریوں کا تعلق کھانے پینے سے ہے ۔ طبعی تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ کوئی شخص جتنی زیاد ہ خوراک کھاتا ہے ، اتنی ہی زیادہ بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔اور زیادہ تر بیماریاں معدے سے جنم لیتی ہیں ۔ روزانہ تین وقت کا پیٹ بھر کر کھانا بہت سی خطرناک بیماریوں کا سبب بنتا ہے جیسے امراضِ قلب، ہائی بلڈپریشر ، شوگر ، فالج، قبض، موٹاپا اور معدے کے جملہ امراض وغیرہ۔ لہٰذا حضور پاک ؐ کے بتائے ہوئے طریقے (کہ بھوک رکھ کے کھایا جائے)پہ عمل کرنے سے ہم بہت سی خطرناک بیماریوں سے بچ سکتے ہیں ۔

(۳). معاشی ضرورت:

اسلامی تعلیمات نے زندگی کے ہر شعبے میں مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے۔ لہٰذا کھانے پینے کے حوالے سے معاشی بد حالی اور تکبر سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں سے منع فرمایا گیا ہے ۔

(1.۳). سونے چاندی کے برتنوں مینکھانا پینا حرام ہے:

شریعت میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے سختی سے منع فر مایا گیا ہے

ارشادِنبوی ؐہے

اَ لَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

ترجمہ: " جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے ۔ وہ اپنے پیٹ میں جھنم کی آگ غٹ غٹ (پانی حلق سے نیچے اُترنے کی آواز) کر کے نیچے اُتارتا ہے ۔ "

(۳.2). فخرو تکبر اور دکھلاوے کی غرض سے دعوت کرنا جائز نہیں:

ہمارے معاشرہ ظاہری دکھلاوے اور برتری کی غرض سے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دعوتوں کا انتظام کیا جاتا ہے ۔ اس غرض سے شادی بیاہ اور ولیموں میں بیش بہا رقم خرچ کر دی جاتی ہے۔ بعض ا وقات تو لوگ مقروض ہوجاتے ہیں اور سالوں قرضوں کے بوجھ تلے دبے رہتے ہیں ۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ معاشی طور پر خوشحال نہیں ہو پاتے لہٰذا ایسی دعوتوں کو کھانے سے بھی منع فرمایا گیا ہے ۔ آ دابِ لباس کی ضرورت و اہمیت کو ہم تین شعبوں میں تقسیم کر سکتے ہیں مذہبی ، معاشرتی اور معاشی ضرورت ۔

(۱) ۔مذہبی ضرورت:

(1.۱). جسم کی ستر پوشی و زیب و زینت کا اہتمام کرنا:

اسلام میں لباس کا اصل اور بنیادی مقصد ستر پوشی ہے اور ساتھ ہی زیب و ز ینت بھی ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰبَنِيْ اٰدَمَ قَدْ اَ نْزَ لْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْ اٰ تِكُمْ وَ رِ يْشًا

ترجمہ: " اے اولادِ آدم ! بے شک ہم نے تمہارے اوپر اتارا ہے لباس ، جو تمہاری شرم گاہوں کو ڈھانپتا ہے اور باعثِ زینت ہے ـ" لہٰذا عورت کے لیے فرض ہے کہ وہ اپنے پورے جسم کو کسی نا محرم سے چھپائے ۔ مردوں کا گھٹنوں سے نیچے تک چھپانافرض ہے ۔ اور اس سے زائد زیب و زینت اختیار کرنا مستحب جبکہ جمع و عیدین وغیرہ پر عمد ہ لباس پہننا مباح ہے جبکہ خلافِ شریعت لباس پہننا حرام ہے چنانچہ اس قسم کے لباس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(2.۱). لباس میں فخر و تکبر اور اسراف سے پرہیز کرنا:

لباس میں ضرورت سے زائد کپڑا استعمال نہیں کرنا چاہیے اور لباس کو زمین پر گھسیٹ کر بھی نہیں چلنا چاہیے کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور لباس بناتے ہوئے بے جا اسراف سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ عمل خدا کو پسند نہیں ہے۔

(۲). معاشرتی ضرورت:

اگر معاشرتی اعتبار سے دیکھا جا ئے تو انسان فطری طور پر مل جُل کر رہنا پسند کرتا ہے اور یقیناً دوسری قوموں کی تہذیب اور ثقافت کو بہت جلد اختیار کر لیتا ہے۔ ایسے حالات میں ایک مسلمان کے لیے اشد ضروری ہو جاتا ہے کہ اسے اسلامی آدابِ لباس کا علم ہو نا چاہیے۔

(1.۲). دوسرے مذاہب سے مشابہت کی ممانعت:

بحیثیت مسلمان کسی مرد کا کسی عورت جیسی یا کسی عورت کا کسی مرد جیسی شکل و صورت ، چال چلن ،لباس پہننے ، کھانے پینے کا انداز اپنانا قطعاً جائز نہیں اور نہ ہی کسی دوسرے مذ ہب سے مشابہت اختیار کرنا ۔آپ ؐ نے فر مایا

*** خَا لِفُوْ ا ا لْمُشْرِ کِیْنَ *** (٤٦)

ترجمہ : " مشرکین کی مخالفت کرو ۔"

(۲.2). لباس میں مخالفت:

اس میں کوئی شک نہیں کہ کوٹ پتلون ، پینٹ شرٹ ، ٹائی باندھنا ، کالر والی قمیص اور ساڑھی پہننا دوسرے مذاہب کا لباس ہے۔ ایک تو دوسرے مذاہب سے مشابہت کی بنا ء پر اور دوسرا ان میں سے کچھ لباس ایسے ہیں جن کے پہننے سے بے پردگی ہوتی ہے ۔ لہٰذا ایسے لباس کا پہننا جائز نہیں ہے۔ ان کے علاوہ باریک دوپٹے ، ہاف بازو قمیص اور ٹائیٹس وغیرہ ایسا لباس تو فحاشی اور عریانی کا منہ بولتا ثبوت ہے ایسے لباس کا استعمال کرنا اسلام میں قطعاً جائز نہیں ۔ ' قمیص ، تہبند ، چادر اور عمامہ یہ لباس نبی کریم ؐ سے ثابت ہیں ا ور شلوار آپ ؐسے خریدنا ثابت ہے ۔ اس لیے ہر مسلمان کو آپ ؐ کی سنت کے مطابق لباس و پوشاک استعمال کرنا چاہیے ۔ اور مغربی تہذیب و تمدن اور ان کے رنگ ڈھنگ میں رنگ جانے سے بچنا چاہیے ۔ تاکہ کل قیامت کے دن کامیاب لوگوں کے ساتھ حشر نشر ہو ۔ ' (٤٧)

(3.۲). داڑھی مونچھ میں مخالفت:

اگر ایک مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان ہے تو پھر اپنے چہرے کو بھی اسلامی نور سے منور کرے اور دیکھ کر پہچانا جائے کہ وہ مسلمان ہے ۔ داڑھی مونچھ کے حوالے سے آپ ؐ کے حکم پر عمل پیرا ہونا ہر مسلمان مرد پر واجب ہے ۔

ارشادِ پاک ہے:

*** خَالِفُو ا مُشْرِکِیْنَ ، وَ فِرُاللِّحَی ، وَ اَحْفُوْ ا اشَّوَارِ بِ *** (٤٨)

ترجمہ : " مشرکین کی مخالفت کرو ، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کاٹو ۔"

(4.۲). خضاب لگانے میں مخالفت:

نبی کریم ؐ نے خضاب لگانے کے معاملے میںبھی دوسرے مذاہب سے مخالفت کی تلقین فر ما ئی ہے ۔

*** عَنْ اَ بِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ؐ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْ دَ والنَّصَارَي لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَا لِفُوهُمْ *** (٤٩)

ترجمہ: " ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ آ نحضرت ؐ نے ارشاد فرمایا : یہودی اور نصرانی لوگ اپنے بال نہیں رنگتے تو تم لوگ ان کی مخالفت کرو (یعنی داڑھیاں رنگو)۔" (نوٹ : مگر کالے رنگ کا خضاب لگانے سے منع فرمایا گیا ہے)

(۳). معاشی ضرورت:

شریعت نے آدابِ لباس کے حوالے سے نہ تو بے ڈھنگے لباس کو پسند کیا ہے اور نہ ہی بہت زیادہ آرائش والے لباس کو بلکہ سادگی اور صفائی کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا اپنی حیثیت سے زیادہ مہنگا لباس نہیں بنانا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے اپنے آپ کو معاشی لحاظ سے کمزور او ر غریب کرنا ہے اور یہ عمل ایک فضول خرچی اور اسراف ہے ۔

اس بارے میں اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتے ہیں :

وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (۵۰)

ترجمہ: " مال کو بے جا خرچ نہ کرو بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں ۔ "

(۳.1). لباس میں اسراف کی شکلیں:

۱ ۔ اپنی حیثیت سے زائد مہنگے کپڑے بنانا ، ۲۔ حد سے زیادہ کپڑے بنانا ،

۳۔ ستر پوشی کے تقاضوں کے خلاف کپڑے بنانا ، ٤ ۔ کپڑوں کو پھاڑ کر، جلا کر اور پھینک کر ضائع کرناوغیرہ ۔

(2.۳). سونے چاندی کے زیورات کا استعمال:

سونے کا استعمال عورتوں کے لیے جائز اور مباح ہے ۔ زیورات کے ڈیزائن پسند کرنے میں بھی عورتوں کو اختیار ہے ۔ البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ جن ز یورات میں باجہ ، گھنٹی وغیرہ ہو ان کا پہننا ناجائز ہے ۔' (۵۱)

(3.۳). ریشم کا لباس ، پردوں اور بستروں کے استعمال کا حکم :

ریشم کا لباس مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے اس کا استعمال جائز ہے ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

* اُ حِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلىٰ ذُكُوْ رِهَا * (۵۲)

ترجمہ: " میں سونے او ر ریشم کو اپنی امت کی خواتین کے لیے حلال قرار دیتا ہوں اور اپنی امت کے مردوں کے لیےحرام قرار دیتا ہوں ۔"

مردوں کے لباس میں ریشمی کپڑے کی پٹی جو چار انگل سے زیادہ چوڑی نہ ہو جا ئز ہے ، لمبائی چاہے جتنی بھی ہو ۔ اسی طرح ریشمی کناری لگانا بھی جائز ہے ۔' (۵۳)

ریشم کے بستر ، لحاف ، گدے ، دروازوں اور کھڑکیوں پر ریشمی پردے لٹکانا سب نا جائز اور ممنوع ہےں ۔

۱۳ ۔ کھانا کھانے کے آداب:

ہر مسلمان کو کھانا کھاتے وقت مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکنا چاہیے:

۱ . حلال اور پاکیزہ رزق سے کھایا جائے ۔

٢ .جب بھوک محسوس ہو تب کھانا کھایا جائے ۔

٣ .اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قدرت حاصل کرنے کی نیت سے کھانا کھایا جائے ۔

٤ . کھانے کو دسترخوان پر رکھ کر کھایا جائے ۔

٥ . کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح سے دھو لیا جائے ۔

٦ . کھانا ہمیشہ بیٹھ کر کھایا جائے ۔

٧ .کھانا جیسا بھی ہو اس کی عیب جوئی نہ کی جائے ۔

٨ . کھانا کھاتے وقت کسی دوسرے کو بھی شریک کر لیا جائے ۔

٩ . کھانا کھانے سے پہلے بِسم اللہ شریف پڑھی جائے:

١٠ . اگر کوئی بڑا موجود ہو تو اس سے قبل کھانا شروع نہ کریں :

١١ . کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا جائے ۔

١٢ . کھانا تین انگلیوں سے کھایا جائے ۔

١٣ . کھاتے وقت اچھی باتیں کرنا مستحسن ہے ۔

١٤ . برتن کے درمیان سے نہ کھائیں بلکہ اپنے آگے سے کھاناکھایا جائے ۔

١٥ . اگر کھاتے وقت لقمہ گر جائے تواسے صاف کرکے کھا لیا جائے ۔

١٦ .کھانے میں اگر مکھی گر جائے تو اسے پورا ڈبو کر پھر نکال لیا جائے اس کے بعد وہ کھانے کی چیز استعمال کر لی جائے ۔

١٧ .کھانا پیٹ بھر کر نہ کھایا جائے ۔

١٨ .کھانے کے برتن کو اچھی طرح صاف کیا جائے ۔

١٩ .کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا سنت ہے ۔

٢٠ .کھانا کھانے کے بعد کی دعا پڑھی جائے ۔

اَلْحَمْدُ لِلہِ الَّذِي اَطْعَمْنَاَ وَسَقَانَاَ وَجَعَلْنَا مُسْلِمِیْنَ (٥٤)

ترجمہ: " تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں جس نے ہمیں کھلایا ہے اور جس نے ہمیں پلایا ہے اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا ہے -"

٢١ .دستر خوان اٹھائے جانے سے پہلے نہیں اٹھنا چاہیے ۔

٢٢ .کھانا کھانے کے بعد کلی کی جائے اور ہاتھ دھو لیے جائیں ۔

٢٣ .کھانا کھانے کے بعد برتن دھو کر ڈھانپ کر رکھے جائیں ۔

١٤ ۔ پانی پینے کے آداب :

١ .پیاس لگنے پر ہی پانی پیاجائے ۔

۲ .پانی ہمیشہ دا ئیں ہاتھ سے پیا جائے ۔

۳ .پانی کے برتن میں دیکھ کر پیا جائے کہ برتن کے اندر کوئی اور نقصان دہ چیز تو نہیں ۔

٤ .پانی بیٹھ کر پیا جائے ۔

۵ آبِ زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیے ۔

٦ .پانی پینے سے پہلے بسْمِ اللہ اور آخر میں الحمداللہ پڑھا جائے ۔

۷ .پانی تین سانس میں پیا جائے ۔

۸ .برتن میں ہی سانس نہیں لینی چاہیے اور نہ ہی پھونک مارنی چاہیے ۔

۹ .پانی پینے میں میانہ روی اختیار کی جائے ۔

۱۰ .دودھ پینے کے بعد کی دعا پڑھی جائے ۔

*** اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ (۵۵)**

ترجمہ: " اے اللہ ! تو اس میں ہمارے لیے برکت دے (اور ہمیں اس میں سے رزق عطا کر) اور ہمیں مزید عطا کر ۔"

۱۱ .پیتے وقت پہلے دائیں طرف والوں کا حق ہوتا ہے کہ پہلے انکو دیا جائے ۔ ۔

۱۵ ۔ لباس کے آداب:

۱ . حلال اور پاکیزہ کپڑں کا اہتمام جائے ۔

۲ .چا نیتوں کے ساتھ لباس تیار کیا جائے ۔ (سترپوشی ،زیب و زینت ، سردی گرمی سے بچنا اور نعمتِ خداوندی کا اظہار)

۳ .کپڑے پہنتے وقت بسم اللہ کا اہتمام کیا جائے ۔

٤ .کپڑا یا جوتا پہنتے ہوئے دائیں طرف سے شروع کیا جائے ۔

۵ . کپڑا یا جوتا اتارتے ہوئے بائیں جانب سے شروع کیا جائے ۔

٦ .لباس پہنتے اور اتارتے ہوئے مکمل طور پر ستر پوشی کا اہتمام کیا جائے ۔

۷ .لباس اُتارتے ہوئے دعا پڑھنے کا اہتمام کیا جائے ۔

بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (56)

ترجمہ: " اللہ تعالیٰ کے نام ہی سے میں کپڑا اُتارتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ "

۸ .اُترے ہوئے کپڑوں کو تہہ کر کے رکھنا چاہیے ۔

۹ .نیا کپڑاجمعہ کے دن پہننا چاہیے ۔

۱ .نئے کپڑے پہنتے وقت نئے کپڑے پہننے کی دعا پڑھنے کا اہتمام کر نا چاہیے ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ کَسَا نِيْ مَا اُوَارِي بِہٖ عَوْرَ تِيْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِي حَيَاتِيْ (57)

ترجمہ: " ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ، جس نے مجھے پہننے کے لیے یہ چیز دی ہے ، جس کے ذریعے سے میں اپنے ستر کو ڈھا نپ لوں اور اپنی زندگی میں زیب و زینت اختیار کروں '

۱۱ .پُرانے کپڑوں کو صدقہ کر دینا باعثِ اجرو ثواب ہے ۔

۱۲ آدابِ لباس میں لباس کی زیب و زینت کے دوسرے لوازمات بھی شامل ہیں جیسے عمامہ با ندھنا ، سُرمہ لگانا ، تیل لگانا ، مسواک کرنا ، کنگھی کرنا ، ناخن تراشنا ، خوشبو لگانا اور مہندی لگانا وغیرہ ۔

۱۶ .حضرت محمد ؐکے آدابِ طعام مبارک:

۱ .کسی بھی طعام کی عیب جوئی نہ فر ماتے:

۲ .اکثر اوقات صو م وصال رکھنا :

۳ .کھانا تناول فرمانے سے پہلے بسم اللہ کا اہتمام فرمانا:

٤ .کھانا دائیں ہاتھ سے تناول فرماتے اور انگلیاں مبارک چاٹ لیتے :

٥ .کھانا تناول فرماتے وقت نشست مبارک:

٦ .بعض ایسی غذائیں جنھیں آپ ؐ ایک ساتھ نوش نہیں فر ماتے تھے ۔ جیسے.. .

'نہ دودھ اور مچھلی کو ، نہ دودھ اور کھٹی چیز کو، نہ دو گرم غذاؤں یا سرد غذاؤں کو ، نہ دو قابض یادو اسہال کو ، نہ شدّتِ حرارت میں کھانا کھاتے اور نہ باسی چیز نوش فرماتے اور نہ ہی چٹ چیزیں استعمال فرماتے ۔ ' (٥٨)

۷ .بعض ایسی غذائیں جنھیں آپ ؐنے ایک ساتھ نوش فرمایا ۔ جیسے...

ککڑی اور کھجور کو ، تربوز اور کھجور کو ، مکھن اور کھجور کو، پنیر اور کجھور کو او ر خربوزہ اور کھجور کو ۔

۸ .وہ پسندیدہ غذائیں جنھیں آپ ؐنے بطور سالن نوش فرمایا ۔ جیسے ...

گوشت :' گوشت کی اقسام میں سے آپ ؐنے دُنبہ ، مُرغ ، بٹیر (حباری) ، اونٹ ، بکری ، بھیڑ ، گور خر خرگوش اور مچھلی کا گوشت کھا یا ہے ۔ ' (٥٩)

کدو شریف: ' سالن میں کدو ہوتا تو پیالہ میں اس کی قاشیں انگلیوں مبارک کی مدد سے ڈھونڈتے ۔ ' (٦٠)

(حلوہ/میٹھی) چیز اور شہد آپ ؐکی مرغوب غذا تھی، ان کے علاوہ آپ ؐنے کھجور ، سرکہ اور زیتون کو بھی پسند فرماتے تھے اور بطور سالن بھی نوش فرمایا ہے اور زیتون کے بارے میں ارشاد فرمایا :

*** ائتَدِمُوْ ا بِا لزَّيْتِ وَادَّهِنُوْ ا بِہٖ فَاِنَّہ، مِنْ شَجَرَۃِ مُّبَارَکَۃِ * (٦١)**

ترجمہ: " زیتون کے تیل کو سالن بناؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ یہ با برکت درخت سے نکلا ہے۔"

۹ .بعض غذائیں جنھیں آپ ؐنے بطور مشروبات نوش فرمایا ۔ جیسے ٹھنڈا اور میٹھا پانی ، دودھ اور دودھ

پانی ملی لسی، شہد اور شہد ملا پانی، اور ستو مبارک وغیرہ ۔

۱۰۔بعداز طعام آپ ؐ شکر بجا لانے کے لیے مختلف دعائیہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے ۔ جیسے

*** اَ لْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّباً مُّبَارَکاً غَیْرَ مَکْفِیِّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَّ لَا مُسْتَغْنَی عَنْہُ رَبَّنَا *** (٦٢)

ترجمہ: " ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ، جو ایسی حمد ہے ، جو زیادہ ہو ، پاکیز ہ ہو ، برکت والی ہو وہ ایسی نہ ہو کہ اس کے بغیر کفایت کی جا سکے یا اسے ترک کیا جائے یا ہمار ا پروردگار اس سے بے نیاز ہو ۔"

۱۷۔حضرت محمد ؐ کے آدابِ لباس مبارک

آدابِ لباس کے سلسلہ میں آپ ؐ کا طریقہ مبارک بہت نافع اور صحت کے مطابق (فائدہ بخش) ہوتا تھا ۔لباس پہننے اور اتارنے میں آپ ؐ کی سنتِ مبارکہ سب سے زیادہ کامل ، زیادہ فائدہ بخش اور سہل و آسان تھی اکثراوقات آپ ؐ چادر یا تہبند استعمال فرماتے تھے ۔ یہ کپڑا بدن پر دوسرے کپڑونکی نسبت خفیف ہوتا ہے ۔ ' (٦٣)

۱ **.لباس مبارک :** ' آپ ؐ نے اونی ، سوتی باریک اور موٹے ہر قسم کے کپڑے زیب تن فرمائے ہیں ۔ آ پ ؐنے سفید اور مختلف رنگوں کے حلّے (ایک قسم کی دو چادریں) پہنی ہیں ۔ بیل بوٹے والی نقیش چادریں اور سادہ چادریں بھی زیب تن فر مائی ہیں ۔ ایسا جُبہ اور پوستین بھی زیب تن فر مائی ہے کہ جس کی آ ستینوں پر کام کیا گیا تھا ۔ قُبا (ایک قسم کی شیروانی)بھی پہنی ہے ۔ کھال اور مختلف قسم کی ٹوپیاں بھی پہنی ہیں اور فروج (ایک قسم کا کوٹ) بھی زیب تن فرمایا ہے ۔' (٦٤)

'تمام کپڑوں میں آپ ؐ کو سفید اور ' حبرۃ ' زیادہ پسند تھا ۔ ' حبرۃ ' یمنی چادروں کو کہتے ہیں ۔ ' (٦٥)

۲ **. قمیص مبار ک اور تہبند مبارک :** ' آپ ؐ قمیص استعمال فر مایا کرتے تھے ۔ بلکہ آ پ ؐ کے نزدیک یہ سب سے زیادہ محبوب لباس تھا ۔ آپ ؐ قمیص کی آ ستینوں کو نہ بہت ز یادہ لمبا کرتے تھے اور نہ زیادہ چوڑا کرتے ۔ آ ستینیں صرف پہنچوں تک ہوتی تھیں۔ لیکن ہتھیلیوں سے آگے نہ بڑھتیں ور نہ پہننے والے پر تنگی کا باعث ہو جاتی ہیں اور حرکت کرنے یا کسی چیز کو پکڑنے میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں ۔ اور اس مقدار سے کم بھی نہیں ہوتی تھیں کہ گر۱۷۔می و سردی سے تحفظ نہ ہو سکے ۔ آپ ؐ کی قمیص اور تہہ بند کی طوالت نصف پنڈلیوں تک ہوتی تھی ٹخنوں سے تجاوز نہ کرتی کہ چلنے میں تکلیف دے ۔ اور پنڈلی کے عضلات برہنہ بھی نہ ہوتے تھے کہ سردی یا گرمی سے تکلیف ہو ۔ ' (٦٦)

۳ **.عمامہ مبارک :** ' عمامہ مبارک اس قدر بڑا بھی نہیں ہوتا تھا کہ سر کو اٹھانا مشکل اور نہ آپ ؐ کا عمامہ شریف اس قدر چھوٹا تھا کہ سردی و گرمی سے تحفظ نہ کر سکے بلکہ متوسط ہی رہتا ۔ عمامہ مبارک کا ایک بل ٹھوڑی کے کے نیچے سے لے آ تے ۔ ایسا کرنے سے ایک تو سردی و گرمی سے تحفظ ملتا ہے دوسرا اونٹ ،گھوڑے کی سواری اور بھگ دوڑ کے موقع پر اس سے آرام ملتا ہے ۔ ' (٦٧)

٤ **.سُرمہ مبارک لگانا:** رات کو سوتے وقت آنکھوں میں سُرمہ لگانا آپ ؐ کی سنت ہے۔ روایت میں ہے

*** اَنَّ رَسُوْ لَ اللہِ ؐ قَالَ ''اِنَّ مِنْ خَیْرِ اکْحَالِکُمُ ا لْاِثْمِدَ اِنَّہُ یَجْلُوْالْبَصرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ * (٦٨)**

ترجمہ: " نبی کریم ؐ نے فرمایا : اثمد سُرمہ لگاؤ یہ آ نکھوں کی روشنی کو بڑھاتا ہے اور (پلکوں) کے بالوں کو اگاتا ہے۔

٥. موئے مبارک : ' حضور انور ؐ کے موئے مبارک نہ گھونگھر دار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان تھے ، آپ ؐ کے مقدس بال پہلے کانوں کی لو تک تھے پھر شانو تک خوبصورت گیسو لٹکتے رہتے تھے ۔ آپ ؐ کبھی کبھی کنگھی بھی کرتے تھے اور اخیر زمانہ میں بیچ سر میں مانگ بھی نکالتے تھے ۔' (٦٩)

٦.خوشبو مبارک: ' آپ ؐ کو خوشبو بہت زیادہ پسند تھی ۔ آپ ؐ ہمیشہ عطر کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔حالانکہ آپ ؐ کے جسم مبارک سے ایسی خوشبو نکلتی تھی کہ آپ ؐ جس گلی میں سے گزر جاتے وہ گلی معطر ہو جاتی تھی۔' (٧٠ (

٤.انگوٹھی مبارک : آپ ؐ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر (محمد رسول اللہ) کندا کیا ہوا تھا ۔ جسے آپ پہنا کرتے ، اور بادشاہوں کو دعوتِ اسلام کے خطوط بھیجنے کے وقت بطور مہر استعمال فرمایا کرتے تھے

٧.موزے اور نعلین مبارک : ' سفر میں آپ ؐ ہمیشہ یا اکثر موزے پہنتے تاکہ پاؤں مبارک کو سردی ، گرمی سے بچا سکیں اور کبھی کبھی حضر میں بھی استعمال فرما لیتے ۔' (٧١)

حدیث شریف میں ہے :

*** اَ نَّ نَعْلَ النَّبِیِّ ؐ کَا نَ لَھَا قِبَا لَانِ*** (٧٢)

ترجمہ: " حضور نبی کریم ؐ کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے ۔" (ایک میں انگلی مبارک اور انگوٹھا مبارک ڈالتے تھےاور دوسرے میں دوسری انگلیاں مبارک)

٨.تکیہ اور بستر مبارک : آپ ؐ کا تکیہ اور بستر مبارک چمڑے کے تھے اور ان میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی

٩.لباس میں رنگوں سے متعلق آپ ؐ کا مزاج مبارک: ' آپ ؐ نے سفید ، سیاہ ، سبز ، زعفرانی رنگوں کے کپڑے استعمال فرمائے ہیں مگر سفید کپڑا آپ ؐ کو بہت زیادہ محبوب و مرغوب تھا ، سُرخ رنگ کے کپڑوں کو آپ ؐ بہت زیاد ہ نا پسند فرماتے تھے ۔' (٧٣)

١٠. آ پ ؐ کا پردہ (نگاہ مبارک)

آپ ؐ سب سے زیادہ حیا دار اور پست نگاہ تھے ۔ حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ؐ پردہ نشین کنواری عورت سے بھی زیادہ حیا دار تھے جب آپ ؐ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چھرے مبارک

سے پتہ چل جاتا تھا ۔ ' اپنی نظریں کسی پر نہ گاڑھتے تھے ۔ نگاہ پست رکھتے تھے ۔ اور آسمان کی نسبت زمین کی طرف نظر مبارک دیر تک رہتی تھی ۔ ' (٧٤)

خلاصہ بحث:

اس مقالہ میں پیش کی گئی بحث سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ۔ اورآپ ؐکی سیرتِ طیّبہ زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے ۔ کوئی ایسا شعبہ نہیں کہ جس میں آپ ؐکی سیرتِ طیّبہ سے رہنمائی حاصل نہ کی جاتی ہو ۔ الغرض طعام و لباس کے سلسلہ میں آپ ؐکی سیرتِ طیّبہ ہمارے لیے جسمانی وروحانی تربیت کا ذریعہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور اس حکم کی تعمیل تبھی ممکن ہے جب ہم اللہ کے دیے ہوئےحلال اور پاکیزہ رزق کو استعمال کر کے اپنی حیات کو قائم رکھیں اور اپنے اندر اتنی قوّت ضرور پیدا کر لیں کہ فرض عبادتوں کے ساتھ ساتھ نفلی عبادتیں بھی ادا کر سکیں ۔ عبادات کے فرائض میں پہلا فرض ساتر ہونا ہے اور اس فرض کی ادائیگی کے لیے اللہ کے دیے ہوئے حلال رزق میں سے خود کو ایسے لباس سے آراستہ کریں جو کہ اسلامی اصول و ضوابط کے مطابق ہو ۔

اسلام ہمیں دوسرے مذاہب کے ساتھ میل جول سے منع تو نہیں فرماتا مگر دوسرے مذاہب کی تہذیب سے مخالفت کا حکم ضرور دیتا ہے ۔ حتّٰی کہ کھانے پینے ، لباس پہننے اور زینت و آرائش کو اختیار کرنے میں بھی دوسرے مذاہب کی مشابہت سےمنع فرمایا ہے ۔ آدابِ طعام کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے جسمانی سستی ، کاہلی اور معاشرے میں پھیلی ہوئی بہت سی خطر ناک بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے ۔ آدابِ لباس کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سےمعاشرے میں پھیلی فحاشی ، عر یانی اور بے راہ روی کا خاتمہ ہو سکتا ہے ۔

عصر حاضر میں مغربی تہذیب کے فیشنوں کی یلغار نے ہمیں اسلامی تعلیمات کے آداب سے بہت دور کر دیا ہے ۔ایسے حالات میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کرنی چاہیے تاکہ ان عناصر سے پیدا ہونے والی تمام معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ہو اورمعاشرے میں امن و سکون قائم ہو سکے ۔ اور سب سے بڑ ھ کر یہ عمل حصولِ ثواب کا ذریعہ بھی بن جائے اور باعثِ عبادت

بھی ۔حضور اکرم ؐکا لباس اور طعام سے متعلق طرزِ عمل اور ارشاداتِ مبارک ہماری فلاح و کامرانی کے لیے ایک خوبصورت تحفہ ہیں ۔ آ پ ؐکے قول ہوں یا فعل ، لباس ہو یا طعام ،معاملات ہوں یا عبادات، خواہ زندگی کا کوئی بھی پہلو ہو ، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ تعا لیٰ کے احکامات ا ور رسول اللہ ؐکے اسوئہ حسنہ کو دنیا و آخرت کی کامیابی کے حصول کے لیے ان پر عمل پیرا ہوں ۔

حاصل کلام : اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ ؐکے اسوئہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے .... آمین!

حواشی و حوا لہ جات :

۱۔ فیروز اللغات اردو جامع ، الحاج مولوی فیروز الدینؒ، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ، ۲۰۱۰ء ، ج:۱ ، ص: ۸۷۸

۲۔ شرح صحیح مسلم ، علامہ غلام رسول سعیدیؒ ، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور ، ۲۰۱۲ء ، ج:٦ ص: ۲۷٤، ۲۷۵

۳۔ معارف القرآن ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ ، مکتبہ معارف القرآن کراچی ، اپریل ۲۰۰۸ء ، ج: ۳ ص: ۵٤۵

٤۔ سورۃ الاعراف : ۳۱

۵۔ سنہری عبادات ترجمہ کیمیای سعادت ، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالیؒ ، مترجم مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری الحنفیؒ، شبیر برادرز ، اردو بازار لاہور ، ۲۰۰۲ء ، ص:۲۳۱

٦۔ سورۃ المومنون : ۵۱

۷۔معارف القرآن ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ ، مکتبہ معارف القرآن کراچی ، اپریل ۲۰۰۸ء ، ج: ٦ ص:۳۱٦

۸۔ معارف القرآن ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ ، مکتبہ معارف القرآن کراچی ، اپریل ۲۰۰۸ء ، ج: ۱ ص: ٤۱٦

۹۔ سورۃ البقرہ : ۱٦۸

۱۰۔ سورۃ البقرہ : ۱۷۲

۱۱۔ سُنن ترمذی شریف مترجم مع شمائل ترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ ، شیخ الحدیث قاضی محمد ایوبؒ و علامہ ملک عبد الرزاق، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ، اکتوبر ۲۰۱۵ء ، ج:۱ ص: ۹۲۸ ح : ۱۷۳۸

۱۲۔ نعم الباری فی شرح صحیح بخاری ،علامہ غلام رسول سعیدی ، ضیا ء القرآن پبلی کیشنز کراچی،۲۰۱۵ ج: ۱۱ ص:۲۵٦

۱۳۔فیروز اللغات اردو جامع .... ج:۱ ، ص: ۱۱٤٦

۱٤۔ معارف القرآن .... ج: ۳ ص: ۵۳۵

۱۵۔ ایضاً ....ص: ۵۳٦

۱٦۔ معارف القرآن .... ج: ۳ ص: ۵۳٤

۱۷۔ سورۃ الاعراف : ۲٦

۱۸۔ معارف القرآن .... ج: ۳ ص: ۵۳۳

۱۹۔ سورۃ النحل : ۸۱
۲۰۔ سورۃ الاعراف : ۲۶
۲۱۔ معارف القرآن .... ج: ۳ ص: ۵۳۵
۲۲۔ الترغیب والترہیب ، امام حافظ زکی الدین عبد اعظیم المنذری ؒ، مترجم محمد صابر علی صابر بولٹین انگلینڈ ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور،اگست ۲۰۱۵ء ، ج: ۲ (حصّہ اوّل) ص: ۶۸
۲۳۔احیاء العلوم الدین .... ج: ۲ ص: ۱۳
۲۴۔ سنن ابی داؤد مترجم ، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعت سجستانی ؒ، مترجم ابو العرفان محمد انور مگھالوی ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور اکتوبر ۲۰۱۲ء ، ج: ۳ص : ۷۶ ح: ۳۲۵۱
۲۵۔ ایضاً..................................... ص: ۷۵،۷۶ ح: ۳۲۵۰
۲۶۔ سنہری عبادات ترجمہ کیمیای سعادت........... ... ص:۲۴۴
۲۷۔ ایضاً.......... ص: ۲۴۴ ، احیاء العلوم الدین مذاق العارفین................. . ص: ۳۷، ۳۸
۲۸۔ الترغیب والترہیب .... ص : ۶۸
۲۹۔ انعام المعبود طالبات سنن ابو د اؤ د مترجم، موالانا خورشید حسن کاظمی ص:۳۹۶
۳۰۔ سورۃ الا حزاب ۳۳
۳۱۔ الترغیب والترہیب ....ص: ۷۴
۳۲۔ ا نعام المعبود طالبات .... ص: ۳۹۸
۳۳۔ ایضاً .... ص: ۳۹۶
۳۴۔ انعام المعبود طالبات .... ص : ۳۹۸
۳۵۔ سنن ابی داؤد مترجم .... ج : ۳ ص : ۱۶۵ ح : ۳۵۱۲
۳۶۔ سنن ابی داؤد .... ج: ۳ ح : ۳۶۲۹
۳۷۔ (جہانگیری) سنن ابنِ ماجہ .... ج: ۴ ص : ۵۷۴ ح : ۳۶۰۷
۳۸ ۔ سنن ابی داؤدمترجم ....ج : ۳ ص: ۱۷۳ ح: ۳۵۳۹
۳۹۔ سورۃ الاعراف : ۳۱
۴۰۔ کنزالایمان ترجمۃ القرآن .... ص: ۲۷۶
۴۱۔ورۃ طٰحٰہ : ۱۱۸، ۱۱۹
۴۲۔ سنہری عبادات ترجمہ کیمیای سعادت........... ... ص:۲۳۱
۴۳۔ سورۃ البقرہ : ۱۷۲
۴۴۔ شرح صحیح مسلم .... ص:۱ ۳۳ ح : ۵۲۷۱
۴۵۔ سورۃ الا عراف : ۲۶

٤٦. صحیح بخاری .... ح: ٥٨٩٢

٤٧. لباس کے اسلامی آداب و مسائل .... ص: ٥٨

٤٨. صحیح بخاری شریف .... ح: ٥٨٩٢

٤٩. سنن ابو داؤد مترجم مع مختصر شرح .... ج: ٣ ح:٨٠١، ، صحیح مسلم : ٥٥١٠

٥٠. سورۃ بنی اسرائیل : ٢٦

٥١. خواتین کی زیب وزینت ....ص: ١٣٦

٥٢. (جہانگیری) سنن نسائی شریف مترجم...... .... ج : ٣ ص: ٦٠٤ ح : ٥١٦٣

٥٣. التر غیب والترہیب .... ص : ٧٦

٥٤. (جہانگیری) سنن ابنِ ماجہ .... ص : ٤٦٦ ح : ٣٢٨٣

٥٥. (جہانگیری) سنن ابنِ ماجہ ....ص: ٤٧٨ ح: ٣٣٢٢

٥٦. عمل الیوم اللیلۃ، احمد بن محمد بن اسحٰق بن ابراہیم بن السنی ،مفہرس علی العناوین الرئیسۃ ،دارالحرمین ،سنۃ النشر ١٩٩٥، ح : ٢٧٣

٥٧. (جہانگیری) سنن ابنِ ماجہ ....ص : ٥٥٨ ح : ٣٥٥٧

٥٨. زاد المعاد ، علامہ حافظ ابی عبد اللہ محمد ابنِ قیم ؒ ، مترجم رئیس ا حمد جعفریؒ ، نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی ، ١٩٩٠ ء ج: ٣ ص: ٤٥٦

٥٩. سیرت النبی (ﷺ) ، علامہ شبلی نعمانی ؒسیّد سلمان ندویؒ،ادارہ اسلامیات پبلیشرزانار کلی لاہور، ج: ٢ ص: ٤٩٩.

٦٠. سیرت النبی (ﷺ) ، ج: ٢ ص: ٤٩٩

٦١. (جہانگیری)سنن ابنَ ماجہ ، ج:٤ ص: ٤٧٧ ح:٣٣١٩

٦٢. (جہانگیری)سنن ابنَ ماجہ ، ج:٤ ص:٤٦٦ ح:٣٢٨٤

٦٣. زاد المعاد ، ج:٣ ص:٤٦٩

٦٤. شرح صحیح مسلم ، ج:٦ ص:٣٧٤

٦٥. زاد المعاد ، ج: ٣ ص: ٤٧٠

٦٦. زاد المعاد ، ج:٣ ص:٤٦٩

٦٧. زاد المعاد ، ج: ٣ ص: ٤٧٠

٦٨. سنن ترمذی شریف مترجم مع شمائل ترمذی ، ج:١ ص:٩٠٦ ح:١٦٧٩

٦٩. سیرتِ مصطفٰی ؐ ، حضرت مولانا عبد المصطفٰے ؒ ، چوہدری غلام رسول اینڈ سنز پبلشرز الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور ، ص : ٤١٨

۷۰۔ ایضاً........................... ص : ٤۳۰

۷۱۔ زاد المعاد ، ج: ۳ ص:٤۷۰

۷۲۔سنن ابی داؤد مترجم ، ج:۳ ص:۱۹۸ ، ۱۹۹ ح: ۳٦۰۵

۷۳۔ سیرتِ مصطفٰی ؒ ، ص: ٤۲۹

۷٤۔الرّحیق المختوم ، مولانا صفی الرّحمٰن مبارک پوری، المکتبہ السّلفیۃ شیش محل روڈ لاہور ، مئی ۲۰۰۰ء ، ص: ٦٤۹

مصادر و مراجع:

۱۔ القرآن الحکیم
۲۔ احیا ء العلوم الدین مذاق العارفین ، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمدا لغزالی ؒ، متر جم مولانا ندیم الواجدی ؒ، دار الاشاعت اردو بازار کراچی ج:۲
۳ ۔ انعام المعبود طالبات سنن ابو داؤد مترجم مولانا خورشید حسن کا ظمی ؒ)...ت(
٤۔ الترغیب والترہیب ، امام حافظ زکی الدین عبد العظیم المنذریؒ ، مترجم محمد صابر علی صابر، بولٹن انگلینڈ ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ، اگست ۲۰۱۵ء ،ج:۲ حصّہ اول

(ج)

۵۔ جہانگیری سنن ابنِ ماجہ ، امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوانی ؒ، مترجم ابو العلاء محمد محے الدین جہانگیر ، شبیر برادرز اردو بازار لاہور ، فروری ۲۰۱۳ء ، ج: ۳،٤
٦۔ جہانگیری سنن نسائی شریف ، امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی ؒ، مترجم ابو العلا ء محمد محے الدین جہانگیر ، شبیر برادرز اردو بازار لاہور ، اپریل ۲۰۱۵ ، ج:۳

(خ)

۷۔ خواتین کی زیب وزینت کے شرعی احکام ، مفتی ضیا ء الرحمٰن ، مکتبہ السعیدیہ شاہ فیصل کالونی کراچی، ۲۰۰۵ء

(ز)

۸۔ زاد المعاد ، علامہ حافظ ابی عبد اللہ محمد ابنِ قیم ؒ، مترجم رئیس ا حمد جعفریؒ ، نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی ، ۱۹۹۰ء ر
9۔ ا لرحیق المختوم ، مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری ؒ، المکتبہ السّلفیۃ شیش محل روڈ لاہور ، مئی ۲۰۰۰ ئ ۹

(س)

۱۰۔ سنن ابی داؤد مترجم ، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعت سجستانی ؒ، مترجم ابو العرفان محمد انور مگھالوی ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ،اکتوبر ۲۰۱۲ء ، ج: ۳
۱۱۔سنن ابو داؤد مترجم مع مختصر شرح ، ابو داؤد سلیمان بن اشعت سجستانی ؒ، مولانا خورشید حسن کا ظمی ؒ، مکتبۃ العلم لاہور
۱۲۔سنن ترمزی شریف مترجم مع شمائل ترمذی ، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی ؒ، شارح شیخ الحدیث قاضی محمد ایوب ؒو علامہ ملک عبد الرزاق ؒ، ضیاء ا لقرآن پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۲ء ، ج:۱
۱۳ ۔سنہری عبادات ترجمہ کیمیائی سعادت ، حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الشافی ؒ، مترجم مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری الحنفی ؒ، شبیر برادرز اردو بازار لاہور ، ۲۰۰۲ئ

١٤ ۔سیرتِ مصطفٰی ؒ ، حضرت مولانا عبد المصطفٰے ؒ ، چوہدری غلام رسول اینڈ سنز پبلشرز الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور ، ص : ٤١٨

١٥ ۔سیرت النبی ؒ ، علامہ شبلی نعمانی ؒ سیّد سلیمان ندوی ؒ ، ادارہ اسلامیات پبلیشرز انار کلی بازار لاہور ، ج: ٢

(ش)

١٦ ۔شرح صحیح مسلم ، علامہ غلام رسول سعیدی ؒ ، رومی پبلی کیشنز فرید بک سٹال اردو بازار لاہور ، ٢٠١٢ء ، ج:٦

(ص)

١٧۔ صحیح بخاری ، امام عبد اللہ بن اسماعیل بخاری ؒ ، مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ لاہور

(ع)

١٨۔ عمل الیوم و ا للیلۃ ، احمد بن محمد بن اسحٰق ؒ ، المحقق عبد الرحمٰن کوثر البرنی ؒ الناشر دار الارقم بیروت ، ١٤١٨ ھ ،

(ف)

١٩۔ فیروز ا للغات اردو جامع ، مرتبہ الحاج مولوی فیروزالدین ، فیروز سنز لمٹڈ لاہور، ٢٠١٠ء ، ج:١

(ک)

٢٠ ۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن مع خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ،ترجمہ علیحضرت احمد رضا خان بریلوی ؒ

(ل)

٢١ ۔ لباس کے اسلامی آداب و مسائل ، مولانا محمد سلیمان ، ادارۃ المعارف کراچی،

(م)

٢٢ ۔ معارف القرآن ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ؒ ، مکتبہ معارف القرآن کراچی ، اپریل ٢٠٠٨ء

(ن1)

٢٣ ۔نعم الباری فی شرح صحیح بخاری ، علامہ غلام رسول سعیدی ؒ ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی ، ٢٠١٥ء ، ج: ١١ ، ١٢

Biblography

Munawar, Syed Ali Shah, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Importance of the study of “Seerat” in Text books of Public Educational Institutions of Punjab, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol.3* (4):230-51.

Awan, Abdul Ghafoor, Jamil Ahmad (2017). Concept of Spiritualism of Peer Syed Ghulam Naseeruddin Naseer Gilani of Golara Sharif, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3):14-35.

Javeria Tehseen, Awan,Abdul Ghafoor (2017). Critical analysis of the literature relating to three divoces in one sitting, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol .3* (3):71-84

Amjad Ali, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Comparative study of Khutbat-e-Madaras and Muhazirat-e-Seerat, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3): 153-189.

Misbah Tehseen, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Benefits of Marriage Life in Islam in the light of of "Bahara-e-Shariat" and "Bahashti-i-Zaver",,*Global Journal of Management, Social Sciencces and Humanities, Vol 3* (3):106-135

Saima Rashid, Soubia Khan, Awan, Abdul Ghafoor (2018). Great saints of Multan and history of their shrines and their social importance, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (2)::223-245

Awan, Abdul Ghafoor, Imran Ansari (2017). Specific study of Essays relating to Hazrat Jabir Bin Abdullah, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol.3* (3):39-56